تفسیراتِ احمدیہ

فی بیان الآیات الشرعیہ

یعنی

قرآن پاک کے فقہی مسائل

ملا احمد جیون امیٹھوی

ترجمہ و حواشی

مولانا محمد احمد

فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

المیزان

تفسیراتِ احمدیہ

فی بیان الآیات الشرعیہ

یعنی

قرآن پاک کے فقہی مسائل

ملا احمد جیون امیٹھوی

ترجمہ و حواشی

مولانا محمد احمد

فاضل جامعہ اسلامیہ امدادیہ فیصل آباد

المیزان ناشران و تاجرانِ کتب

الکریم مارکیٹ اردو بازار لاہور پاکستان

المیزان

عصر حاضر کے تقاضوں سے ہم آہنگ

باہتمام: محمد ادریس اعوان

سلسلہ مطبوعات- ۰۷۰

سن اشاعت ۲۰۰۵ء

محمد شاہد عادل نے

زاہد بشیر پرنٹرز سے چھپوا کر

المیزان اردو بازار لاہور سے شائع کی۔

بھی باپ نہیں نہ زیدؓ آپ ﷺ کا بیٹا ہے اور نہ زیدؓ کی بیوی آپ ﷺ کی بہو کہ اس کا نکاح آپؐ سے حرام ہوتا۔

اللہ تعالیٰ نے یہاں من رجالکم فرمایا کیونکہ آپؐ حضرت فاطمہؓ اور ان کی دیگر بہنوں کے والد ہیں اگر چہ آپؐ طاہر، قاسم اور ابراہیم کے بھی والد ہیں لیکن یہ بچے تھے بالغ نہیں ہوئے اور اگر بالغ ہو بھی جاتے تو یہ رجالہ تھے رجالکم نہیں ہو سکتے۔

آپ ﷺ کسی مرد کے باپ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول ہیں اس طرح آپؐ ساری امت کے روحانی باپ ہیں حقیقی باپ نہیں آپؐ امت پر باپ سے زیادہ شفیق اور مہربان ہیں۔

آپؐ خاتم الانبیاء ہیں آپؐ کے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا۔ عیسیٰ علیہ السلام اگر چہ آپؐ کے بعد آسمان سے اتریں گے لیکن وہ آپؐ کے خلیفہ ہوں گے اور آپؐ کی شریعت پر کاربند ہوں گے اپنی شریعت سے کوئی فیصلہ نہیں کریں گے اگر چہ وہ بھی آپؐ سے پہلے نبی ہیں۔

اگر آپؐ کا کوئی بالغ بیٹا ہوتا تو اس کا منصب یقیناً نبوت ہوتا جیسا کہ ابراہیم کی وفات پر آپؐ نے فرمایا "اگر یہ زندہ رہتا تو نبی ہوتا"۔

اس آیت سے ثابت ہوتا ہے کہ آپ خاتم الانبیاء ہیں۔ عاصم کی قرأت میں خاتم تائے مفتوحہ سے ہے اور دیگر قرأ کے نزدیک خاتم تائے مکسورہ کے ساتھ ہے۔

خاتم تائے مفتوحہ کا معنی وہ مہر ہے جو تالے پر لگائی جاتی ہے یہاں اس کا اطلاق پیغمبر پر اس لحاظ سے ہے کہ آپؐ باب نبوت کے قفل پر مہر ہیں جو قیامت تک بند رہے گا۔

خاتم (تائے مکسورہ) کا معنی مہر لگانے والا آپؐ نے نبیوں کو ختم کر کے ان پر مہر لگا دی ہے۔ ابن مسعودؓ کی قرأت سے اس کی تائید ہوتی ہے۔

۷۔ مطلقہ غیر مدخولہ پر عدت واجب نہیں

﴿ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِذَا نَكَحْتُمُ الْمُؤْمِنٰتِ ثُمَّ طَلَّقْتُمُوْهُنَّ مِنْ قَبْلِ اَنْ تَمَسُّوْهُنَّ فَمَا لَكُمْ عَلَيْهِنَّ مِنْ عِدَّةٍ تَعْتَدُّوْنَهَا ۚ فَمَتِّعُوْهُنَّ وَ سَرِّحُوْهُنَّ سَرَاحًا جَمِيْلًا ﴾ (۳۳: ۴۹)

اے ایمان والو! جب تم مؤمن عورتوں سے نکاح کرو پھر انہیں ہاتھ لگانے سے پہلے ہی طلاق دے دو تو ان پر تمہارا کوئی حق عدت کا نہیں جسے تم شمار کرو۔ پس انہیں کچھ نہ کچھ دے دو اور عمدہ طریقے سے انہیں رخصت کر دو۔

تَعْتَدُّوْنَهَا میں دو قرائتیں ہیں ایک بالتشدید اور ایک بالتخفیف یعنی طلاق کے بعد وہ فوراً نکاح کر سکتی ہیں کیونکہ عدت استبراء رحم کے لئے ہوتی ہے اور یہاں اس کی ضرورت نہیں۔

نکاح کے لغوی معنی وطی ہیں اور ایک قول کے مطابق ایک جگہ اس کا استعمال قرآن پاک میں ہوا ہے اگر چہ عام طور پر قرآن